پبلک ہاؤسنگ اسکیم کے ڈی اے کا ایک ذیلی ادارہ ہے جس کا کام عوام الناس کو کم قیمت میں کوالٹی اور پائیدار تعمیرات کرنا ہے۔ 1979ء میں گورننگ باڈی کی منظوری سے کمرشل ہاؤسنگ اسکیم نامی کے ڈی

عوام الناس کو سستی اور معیاری رہائش کی فراہمی

اے کا ایک ذیلی ادارہ وجود میں آیا۔ دو سال بعد 1981ء میں اس ذیلی ادارے کا نام کمرشل ہاؤسنگ اسکیم کے بجائے پبلک ہاؤسنگ اسکیم رکھا گیا پبلک ہاؤسنگ اسکیم گورننگ باڈی کی منظوری سے ریزرویشن نمبر 691، 25 اگست 1981ء میں معرض موجود میں آئی اور اس ادارے نے اپنے صارفین کے حوالے سے تین گروپ بنائے اوورسیز پاکستانی گروپ اس گروپ میں ان لوگوں کو معیاری گھر اور بنگلوز بنا کر دیئے جاتے ہیں جو کہ پاکستان سے باہر کسی ملک میں رہ رہے ہیں۔ دوسرا ہائی انکم گروپ اس گروپ میں وہ لوگ شامل ہیں کہ جو پاکستان سے باہر کسی ملک میں تو نہیں رہ رہے لیکن ان کا ذریعہ معاش Source of Income ہائی ہے اور تیسرا گروپ لوو انکم گروپ ہے اس گروپ میں وہ لوگ شامل ہیں جن کی Source of Income اتنی ہائی نہیں یا کم ہے لوو انکم گروپ کے ذریعے اپنا ذاتی گھر حاصل کر سکتے ہیں پبلک ہاؤسنگ اسکیم اپنے 34 پروجیکٹ مکمل کر چکا ہے جن میں 7840 یونٹس بنائے گئے ہیں رہائشی منصوبوں کے علاوہ پبلک ہاؤسنگ کمرشل پروجیکٹ بھی بن چکا ہے جن میں نارتھ کراچی، سرجانی ٹاؤن، شاہ لطیف ٹاؤن، گلشن اقبال، گلستان جوہر، کلفٹن اور کورنگی پروجیکٹ شامل ہیں لوو انکم والے صارفین ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن سے لون کی سہولت بھی حاصل کر سکتے ہیں پبلک ہاؤسنگ کے بنائے گئے پروجیکٹ کا معیار عام بلڈرز کی بہ نسبت زیادہ پائیدار ہے چونکہ پبلک ہاؤسنگ کے ڈی اے کا ذیلی ادارہ ہے اس لئے پلاٹ کے ڈی اے کے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عام کاغذی کارروائی Documentary ادارہ خود کرتا ہے جس کی وجہ سے کوئی قانونی سنجیدگی نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں عام بلڈرز عموماً فلیٹ، دکان یا مکان کی قسط بڑھا دیتے ہیں جبکہ پبلک ہاؤسنگ اپنے پروجیکٹ کی قیمت نہیں بڑھاتی زمین بھی الاٹ شدہ اور رہن سے مبراء ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیسہ نہیں رکتا۔ پبلک ہاؤسنگ کی اسی کارکردگی کی بناء پر عوام کا اس ادارے پر مضبوط بھروسہ ہے یہی وجہ ہے کہ پبلک ہاؤسنگ کی اسکیم کا اعلان ہوتے ہی فارم حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی لائن لگ جاتی تھی۔ پبلک ہاؤسنگ کے تین یونٹ ہیں فنانس، مارکیٹنگ اور انجینئرنگ جس کے تحت اسکیم چلائی جاتی ہے۔ پبلک ہاؤسنگ نے سرکاری اداروں کو بھی PNSC پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کو 200 کے قریب، TNT ٹیلی فون ڈپارٹمنٹ کو 40 اور پوسٹ آفس کو 80 کے اور انکم ٹیکس کے لئے رہائشی منصوبے بنائے اوورسیز کے لئے گلستان جوہر میں بنگلے بنائے جس کی مد میں ملک کو فارن ایکسچینج میں ادائیگی کی گئی۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈائریکٹر کے ڈی اے سمیع الدین صدیقی نے ایک اعلیٰ سطح اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دوران شہریوں کے لئے نئی رہائشی اسکیمیں متعارف کرانے کا اعلان کیا جس کی وجہ سے کم آمدنی والے شہری اپنی ذاتی اور معیاری رہائش حاصل کر سکیں گے۔ اس اجلاس میں سمیع الدین صدیقی نے 2002ء کے دوران وہ افسران وعملہ جو جو ڈیپوٹیشن کے ذریعے دوسرے ڈپارٹمنٹ میں تعینات ہوئے ان کی فہرست مرتب کرنے کے احکامات دیئے اور سربراہان سے 3 دن میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں کے ڈی اے کے تمام ذمہ داران، ڈائریکٹرز موجود تھے۔ مختلف ڈپارٹمنٹ انجینئرنگ، آئی ٹی، پبلک ہاؤسنگ، فنانس، پائپ فیکٹری، ریکوری، ہیلتھ ڈپارٹمنٹ، ٹرانسپورٹ اور سیکورٹی سے متعلق افسران نے ڈی جی کے ڈی اے کو بریفنگ دی۔ بعدازاں انہوں نے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے تمام افسران کو کے ڈی اے رپورٹ کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے تمام ڈپارٹمنٹس کو فعال کرنے کے احکامات دیئے۔ انہوں نے مزید محکمہ کے تمام لینڈ اور پراپرٹی کی فہرست مرتب کرنے اور تمام ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کی بھی ہدایت کی۔